

۲۔ شرح : اے اللہ! شاید میرے دل کی کشش کا اثر الٹا ہوتا ہے۔ میں جتنا اسے اپنی طرف کھینچتا ہوں، وہ اور بھی زیادہ آزدہ و خفا ہوتا اور مجھ سے دور بھاگتا ہے۔

ہوئے ہیں پانوں ہی پہلے، نبردِ عشق میں زخمی  
نہ بھاگا جائے ہے مجھ سے، نہ ٹھہرا جائے ہے مجھ سے  
قیامت ہے کہ ہووے، مدعی کا ہم سفر غالب!  
وہ کافر، جو خدا کو بھی نہ سونپا جائے ہے مجھ سے

۳۔ لغات۔ وہ : مراد ہے محبوب۔

شرح : محبوب بد مزاج اور زود رنج ہے۔ وہ معمولی بات بھی تحمل سے نہیں سن سکتا اور میرے عشق کی داستان بڑی لمبی ہے۔ حالت تو یہ ہے کہ میں یہ داستان قاصد کے سامنے دہراتا ہوں تو وہ بھی گھبرا اٹھتا ہے۔ پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ میرا زود رنج محبوب اسے اول سے آخر تک بہ اطمینان سن لے گا؟

۴۔ شرح : محبوب کے دل میں تو بدگمانی بیٹھی ہوئی ہے اور وہ میرے دعوے محبت کو جھوٹا سمجھتا ہے۔ میں حد درجہ ناتوان و کمزور ہو گیا ہوں محبوب کچھ لوچھتے کے لیے تیار نہیں اور میں صنعت کے باعث بول نہیں سکتا۔ مولانا طہا لہائی فرماتے ہیں : "اس شعر میں ترکیب کے تشابہ اور الفاظ کے تقابل سے بہت حُسن پیدا ہو گیا ہے۔"

۵۔ شرح : اے ناامیدی! خدا کے لیے رحم کر، یہ کیا قیامت برپا کر رہی ہے؟ مجھے بھتنے اور دم لینے دے، پیہم یورثین نہ کیے جا۔ تو نے یہاں تک نوبت پہنچا دی کہ میرے ہاتھ سے خیالی یار کا دامن چھوٹا جا رہا ہے۔ یہ چھوٹ گیا تو باقی کیا رہا؟